International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

ماحولیاتی آلودگی اور ہماری ذمہ داریاں: سیرت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی روشنی میں

Environmental Pollution and Our Responsibilities: In the Light of Seerat-un-Nabi(ﷺ)

Muhammad Suleman Nasir,
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies and Arabic,
Gomal University, Dera Ismail Khan,
Fellow: College of Religious Studies, Mahidol University, Thailand
Email: msuln2222@gmail.com

To cite this article: Nasir, Muhammad Suleman, "Environmental Pollution and Our Responsibilities: In the Light of Seerat-un-Nabi(ﷺ)" International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 3, Issue No. 1 (January 1, 2021) Pages (38–54)

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 3 || January - June 2021 || P. 38-54
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/2-2-3/
Journal Homepage	www.islamicjournals.com
Published Online:	01 January 2021

Abstract:

Pollution is amongst the greatest issue faced by all the nations around the globe. It is the contamination of air, water, and soil. There are many elements both natural and human-made that are contributing factors and as a result, our environment is not as clean as it should be. Dust storms, rotting of vegetables, volcanic eruptions, etc. are the natural phenomena that release dust particles and poisonous gases into the environment. On the other hand, the burning of fuels in vehicles and industries and many other activities are releasing poisonous compounds into the environment. Human activities are the main cause of polluting the globe and due to it all livening organism and the entire planet is suffering. The increasing rate of the greenhouse effect and ozone depletion is increasing the average temperature of the Earth. Global warming is thus a threat to life on Earth. Trees are one of the Earth's greatest natural resources. They bring favorable changes in the climate of an area. Due to deforestation, the ecosystem is destroyed. Islam teaches us to make our environment clean. Allah loves those who are pure. Our Holy Nabi (ﷺ) declared cleanliness as half of faith and order the Muslims to grow more trees. To mitigate environmental pollution, all of us are responsible for keeping the environment clean. The individuals, the organizations and the government must share their responsibility to check the activities which cause pollution. The analytical research methodology will be adopted in this study. This study concludes that it is our mutual responsibility to make our environment clean and pleasant. Therefore we should grow more trees and avoid those activities which cause pollution.

Keywords: Pollution, Teaching of Islam, Measures, Precautions, Seerat-un-Nabi (PBUH)

1. تعارف:

ماحولیاتی آلودگی تمام دنیا کا مسئلہ ہے۔ عصر حاضر میں ماحولیاتی آلودگی سے تمام جاندار اشیاء کو خطرات لاحق ہیں۔ لہذا اس آلودگی سے پاک ماحول، روئے زمین پر تمام جانداروں اور بالخصوص انسانی جان کے تحفظ کے لئے از حد ضروری ہے۔ قرآن وحدیث میں اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے واضح ہدایات اور حفاظتی تدابیر بیان ہوئی ہیں، جن پر عمل کر کے ہم آلودگی کے مسئلے پر قابو پاسکتے ہیں۔ یہ مسلمانوں کی مذہبی اور قومی ذمہ داری ہے کہ وہ ماحول کو گندگی اور آلودگی سے بچائیں اور آئندہ آنے والی نسلوں کو خوشگوار ماحول دیں۔ درخت ماحولیاتی آلودگی کے کنٹرول میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے بھی شجر کاری کی بڑی اہمیت ہے۔ سرور کائنات حضرت محمد ﷺ نے اسے صدقے سے تعبیر کیا ہے۔ درخت بے شمار فوائد کے علاوہ ماحول کو قدرتی طور پر صاف کرنے کا ذریعہ ہیں۔ ماحول کی صفائی کی ذمہ داری، سرکاری، نیم سرکاری اور نجی اداروں کے ساتھ ساتھ عوام, علمائے کرام اور اساتذہ کرام کی بھی ہے جو اس ضمن میں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ لہذا بحیثیت شہری ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا ہو گا اور حکومت نے ماحولیاتی آلودگی کے سلسلے میں جو قوانین بنائے ہیں، ہم سب کو پوری دیانت داری کے ساتھ اُن قوانین پر عمل کرنا ہو گا۔ اس مقالے میں ماحولیاتی آلودگی کا سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں حکومتی اداروں، نجی اداروں، عوام اور علمائے کرام کی ذمہ داریوں کا احاطہ کیا گیا ہے اور آخر میں ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے کے لئے ٹھوس تجاویز دی گئی ہیں۔ جن پر اگر صدق ِ دل سے عمل کیا جائے تو آلودگی کے مسئلے کو ختم کرنے میں ہم اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

2. ماحول اور ماحولیاتی آلودگی:

1.1 ماحول:

ماحول عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مادہ اشتقاق (ح۔و۔ل) ہے۔ جس سے ارد گرد کا علاقہ مراد ہے۔ قرآن مجید میں "ماحول" کا لفظ پچیس بار آیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ۔"[1]

"ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی، پس آس پاس کی چیزیں روشنی میں آئی ہی تھیں کہ اللہ ان کے نور کو لے گیا اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا، جو نہیں دیکھتے۔"

اس آیت کریمہ کی رو سے "ماحول" کے لغوی معنی آس پاس اور ارد گرد موجود اشیاء کے ہیں۔

ہمارے ارد گرد موجود تمام جاندار اور بے جان چیزیں ہمارا ماحول ہے۔ اسلام میں ماحول کا مفہوم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات ہیں۔ گویا زمین پر تمام موجود وہ چیزیں جو چارسُو پھیلی ہوئی ہیں زمین کا ماحول کہلاتی ہیں۔

عبد المنان قمر نے، "لغۃ القرآن (عربی، انگلش)" میں ماحول کے معنی، "مِن حَولی" کے کیے ہیں۔

"مِن حَولی- Adverbial expression meaning round about and from around [2]"

ماہر لسانیات، شان الحق کے مطابق ماحول سے مراد، "فضا و آس پاس کی صورت حال، صحبت، کیفیت، موسمی یا سماجی حالات اور ماحولیات سے مراد زمین کے آس پاس کی ہوا، نیز روئے زمین کا بقائے انواع کے نقطہ نظر سے مطالعہ ہے"[3]

---

1. Al-Qur'ān 2:17
2. Abdul Manan ,Qamar,"Dicitionary of the Holy Quran",Editor,Encyclopedia of Islam,Hockessin: Noor Foundation Inc,p-142"
3. Shān Al Haq Haqī, Farhang Talafūẓ ,(Islamabad: Mūqtadara Qūmī zubān, 1995) :875

احمد ابراہیم شبلی کے مطابق، "انسان کی وہ میل جول جس کے تحت انسان اپنی زندگی گذارتا ہے اور اپنی ضروریات زندگی: کھانے، پینے، لباس، دوا اور دیگر ضروریات کیلئے دوسرے انسانوں کے ساتھ جو تعلقات قائم کرتا ہے وہ سب مل کر اس کا ماحول کہلاتی ہیں۔"[4]

"انوائرمینٹل سٹڈیز" کے مصنف لکھتے ہیں کہ:

“Environment refers to the surroundings of an organism, which have direct influence on the activities of that organism. The environment covers both the physical or abiotic and the living or biotic factors. The abiotic factors include soil, water, air, chemicals etc. The biotic factors include all the plants, animals and microbes present in the surroundings”[5]

"ماحول اجسام کے گرد و نواع کو ظاہر کرتا ہے جس کا اسکے سرگرمیوں پر براہ راست اثر ہوتا ہے۔ ماحول طبعی یعنی بے جان اور حیاتیاتی یعنی جاندار دونوں طرح کے عناصر کا احاطہ کرتا ہے۔ طبعی عوامل میں زمین، پانی، ہوا اور کیمیائی چیزیں اور حیاتیاتی یعنی جاندار عوامل میں پودے، جانور اور جراثیم وغیرہ شامل ہیں"

آکسفورڈ انگلش ڈکشنری کے مطابق "کسی جاندار یا انسان کے ارد گرد کی مادی چیزیں یا لوازمات جو اس جاندار یا انسان کی زندگی اور نشو نما پر اثر انداز ہوں، وہ اس کا ماحول بناتی ہیں۔"[6]

گویا ماحول انسان کی ساری زندگی کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ جس میں ارد گرد کے تمام جاندار اور بے جان اشیاء شامل ہیں۔

1.2 ماحولیاتی آلودگی:

قدرت نے ماحول کے تمام اشیاء میں ایک توازن قائم کیا ہے۔ بعض انسانی سرگرمیاں قدرت کے اس توازن کو بگاڑ دیتی ہیں۔ جس سے ان میں مضر تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ یہ مُضر تبدیلیاں ماحولیاتی آلودگی کہلاتی ہیں۔ آج کل پوری دنیا آلودگی کے مسئلے سے دوچار ہے۔ آلودگی دراصل غلاظت ہے جس سے تمام لوگ پریشان نظر آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ اموات ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے ہی ہو رہی ہے۔[7]

امریکن ہیریٹیج ڈکشنری میں، "آلودگی' کی تعریف یوں بیان ہوئی ہے۔

“The act or process of polluting or the state of being polluted, especially the contamination of soil, water or the atmosphere by the discharge of harmful substances.” [8]

"آلودہ کرنے کا کام یا عمل جو ہو جانے کی حالت، خصوصاً زمین، پانی یا فضا کا مضر مادوں کے اخراج سے آلودہ ہونا"

لرنر ڈکشنری میں آلودگی کے معنی یہ بیان ہوئے ہیں۔

“The action or process of making land, water, air, etc., dirty and not safe or suitable to use” [9]

"وہ عمل جس کی وجہ سے زمین، پانی یا ہوا وغیرہ آلودہ ہو اور استعمال کے لئے محفوظ اور مناسب نہ ہو۔"

یعنی آلودگی سے مراد قدرتی ماحول میں ایسے اجزاء شامل کرنا ہے کہ جس سے ماحول میں منفی تبدیلی واقع ہو اور اس سے ماحول میں موجود جاندار اور بے جان اشیاء متاثر ہوں۔

4.Ahmad Ibrahim, Shiblī, Al-bīʾita Walmanāhīj al-Darāsīta, (Riyādh::Muʾsasata al-khalīj al A‘rabī,1984):16

5 .S.K.Agarwa,”Environmental Studies”,New Dehli:Narosa Publishing House,Y.N.P-2

6 . Joyce M. Hawkins. “The Oxford Encyclopedic English Dictionary” (London, Oxford University Press, , 1995), p-478

7 . http://www.worldometers.ifo/

8 . SVS, Rana, “Environmental Pollution”,(New Dehli: Narosa Publishing House, 2006), P-1

9 - http://www.learnersdictionary.com/definition/pollution

1.3 ماحولیاتی آلودگی کی قسمیں اور وجوہات:

ماحول کی آلودگی کی اہم اقسام میں فضائی آلودگی، پانی کی آلودگی، زمینی آلودگی اور صوتی آلودگی شامل ہیں۔ پانی اور زمین میں سے کوئی ایک بھی آلودہ ہو تو دوسری کو بھی آلودہ کر دیتی ہے۔ ماحول کی آلودگی کی بڑی وجوہات میں صحت وصفائی کے ناقص انتظامات، کوڑے کرکٹ کو ٹھیک طریقے سے ٹھکانے نہ لگانا، جنگلات کی بے دریغ کٹائی اور عوام اور حکومتی اداروں کی اس مسئلے کے بارے میں عدم دلچسپی شامل ہیں۔ ماحولیاتی آلودگی کی ایک وجہ گرین ہاؤس گیسز ہیں اور اس کا بڑا ماخذ نامیاتی ایندھن کو ذرائع آمدورفت اور صنعتی پیداوار کے لیے جلانا ہے۔ اس کی وجہ سے "سالانہ چالیس ارب ٹن گرین ہاؤس گیس فضا میں انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے شامل ہو رہی ہے۔"[10] صنعتی انقلاب کے بعد 1750ء سے لے کر اب تک زمین کے اوسط درجہ حرارت میں 1.5 ڈگری فارن ہایئٹ اضافہ ہوا ہے۔[11] چنانچہ اَن دیکھی موسمیاتی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں اور صحت، خوراک، صاف پانی کی قلت، معاشی اور دیگر مسائل بھی جنم لے رہے ہیں۔

3. ماحولیاتی آلودگی: اسلامی تعلیمات:

اسلام ماحولیاتی آلودگی سے متعلق ایک آفاقی نقطۂ نظر رکھتا ہے۔ اسلام میں صفائی کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے اور اسے نصف ایمان قرار دیا ہے۔ "اسلام طہارت، صفائی اور نظافت کا مذہب ہے اس لئے وہ ہر قسم کی آلودگی اور نجاست سے اپنے ماننے والوں کو الگ رہنے کی تلقین کرتا ہے۔"[12] یہ ہماری مذہبی اور سماجی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے اردگرد کے ماحول کو صاف رکھیں۔

2.1 قرآن مجید اور ماحولیاتی آلودگی:

قرآن مجید زندگی کے تمام شعبوں میں انسان کے لئے رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ قرآن مجید میں کم وبیش دو سو آیات ماحولیات سے متعلق ہیں۔ ان میں زمین، پانی، ہوا، زندہ اور مردہ مخلوقات، شجر، حجر، پہاڑ، سمندر اور وہ سب عجائبات عالم زیر بحث آئے ہیں۔ اس کائنات کا محور انسان ہے اس لئے یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان نعمتوں کی قدر کرے اور اس کائنات کے حسن نظام کی حفاظت کرے۔

2.2 قرآن مجید میں آلودگی کا مفہوم:

قرآن حکیم میں آلودگی کی تعبیر رجز اور رجس سے کی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے، "وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ"[13] "اور اپنے کپڑے کو پاک رکھو اور گندگی سے دُور رہو۔"

"اس آیت کریمہ میں رجز سے ہر قسم کی گندگی مراد ہے۔ خواہ وہ ظاہری ہو یا باطنی، لباس ومعاشرت کی ہو یا اخلاق واعمال کی ہو، افکار وعقائد کی ہو یا اجسام وابدان کی"[14]

آلودگی اور نجاست وسیع تر مفہوم میں دو طرح کی ہو سکتی ہے ایک وہ جسے ظاہری یا حسی لحاظ سے دیکھا اور محسوس کیا جا سکتا ہے۔ دوسری آلودگی وہ ہے جو انسان کے باطن سے تعلق رکھتی ہے۔ اور جس کے نتیجے میں انسان کفر، شرک، نفاق اور معصیت میں مبتلا ہو جاتا

10. Michelle Melton, Sarah Ladislaw, "Climate 101: An introduction to climate Change", CSIS, pp.2, 2015

11. Climate Change 2014 Synthesis Report Summary for Policymakers, Intergovernmental panel on climate change 2014, pp.47

12. Abdul Majid Darya Ābadī, Tafsīr Mājidī,(Karachi: Taj company, nd):89

13. Al-Qur'ān 74:5

14. Abu'l 'Ala ,Maudūdī, Tafhīm ul Qur'ān ,(Lahore: Idara Tajūmān ul Qur'ān, 1975), 6:145

ہے۔[15] اہل ایمان کو ہر دو طرح کی نجاست اور آلودگی سے دامن بچانے اور ان سے طہارت حاصل کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ" [16]

"بے شک اللہ تعالیٰ (گناہوں سے) توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

مندرجہ بالا آیت کریمہ میں توبہ اور تطہیر کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ توبہ گناہوں سے اپنے باطن کو پاک کرنے کا نام ہے۔ جب کہ تطہیر ظاہری نجاستوں اور گندگیوں سے اپنے ظاہر کو پاک کرنے سے عبارت ہے۔

2.3 قرآن مجید میں زمینی آلودگی کی ممانعت:

تمام مخلوقات کی بقا کا دارومدار اچھی زمین پر ہے۔ اسی لیے اسلام نے اس کے برباد کرنے کو سختی سے ممانعت کی ہے۔ چنانچہ ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کیلئے شجر کاری پر بہت زور دیا ہے – قرآن مجید نے کھیتی اور پودوں کو برباد کرنا منافقین کا شیوہ قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ" [17]

"اور جب وہ آپ کے پاس سے واپس جاتے ہیں تو ان کی ساری بھاگ دوڑ اس لیے ہوتی ہے کہ زمین میں فساد مچائیں اور کھیتی اور نسل کو تباہ کریں اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔"

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ زمین کو آلودہ کرنا اور اس کی فطری صلاحیت کو برباد کرنا فساد ہے اور اسلام نے اس سے منع کیا ہے۔

2.4 قرآن مجید میں پانی کی اہمیت:

پانی کو اللہ تعالیٰ نے نجاست اور آلودگی سے طہارت حاصل کرنے کا خاص وسیلہ بنایا ہے۔ اس لیے قرآن مجید میں پانی کی اس صفت کا بطور خاص ذکر کیا گیا۔ فرمان الٰہی ہے:

"وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا" [18]

"اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا جو خود طہارت والا ہے"

پانی نفس حیات کی بنیاد ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

"وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ" [19]

"اور ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا، پھر یہ (کفار) ایمان کیوں نہیں لاتے۔"

اس طرح فرمایا کہ: "وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ" [20]

"اور اللہ تعالیٰ نے ہر چلتے پھرتے جاندار کو پانی سے پیدا فرمایا ہے۔"

پانی انسانی زندگی کا لازمی عنصر ہے اور آلودگی دور کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے لہذا اس کی حفاظت کی زیادہ ضرورت ہے۔

---

15. Mehmood bin Abdullah, Ālūṯī ,Rūḥ al-Mʿānī fī Tafsīr al-Qurʾān al-ʿẓīm ū al-sbʿ al-Maṯānī, (Beirut: Dār al Kutub al-Elmīā, 1415 A.H), 11:194
16. Al-Qur'ān 2:222
17. Al-Qur'ān 2:205
18. Al-Qur'ān 25:48
19. Al-Qur'ān 21:30
20. Al-Qur'ān 24:45

2.5 قرآن مجید اور صوتی آلودگی:

قرآن نے صوتی آلودگی کو ایک منفرد انداز میں نمایاں کیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ" [21]

"اور نیچی کر آواز اپنی بے شک بری سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔"

اسلام کے مطابق آواز نہ تو بہت زیادہ بلند ہو کہ اس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے اور نہ ہی اتنی پست ہو کہ جس مقصد کے لیے آواز نکالی جارہی ہے، وہ مقصد بھی پورا نہ ہو۔ ارشاد ربانی ہے۔

"وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا" [22]

"اور آپ اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیے، نہ بالکل پست آواز سے، بلکہ ان کے درمیان اوسط درجہ کا لہجہ اختیار کیجیے۔"

صوتی آلودگی کا تعلق سننے اور انسانی سماعت سے ہے۔ جب کسی آواز کی طاقت حد سے بڑھ جائے تو انسان کو سننا محال ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اسلام میں آواز کو مناسب رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔

4. سیرت طیبہ ﷺ اور ماحولیاتی آلودگی:

ماحولیاتی آلودگی کا دائرہ کار بہت وسیع ہے اور اسلام نے ہر قسم کی ماحولیاتی آلودگی ختم کرنے کی تعلیم دی ہے تاکہ انسان ذہنی، فکری اور جسمانی لحاظ سے محفوظ اور پُرسکون زندگی گزار سکے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ سے ہمیں اس سلسلے میں بہتر رہنمائی ملتی ہے۔

3.1 طہارت وصفائی کا اہتمام کرنا:

اسلام نے مسلمانوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے آپ، اپنی سڑکوں اور اپنی گلی کوچوں کو صاف رکھیں۔ حضور ﷺ نے پانی کی جگہوں، راستوں یا سایہ دار جگہوں پر رفع حاجت کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ اور اسے اللہ کے غضب اور لوگوں کے لعن طعن کا سبب قرار دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

" لَا تَنْزِلُوا عَلَى جَوَادِّ الطَّرِيقِ وَلَا تَقْضُوا عَلَيْهَا الْحَاجَاتِ" [23]

"راستہ کے درمیان پڑاؤ مت ڈالا کر (بلکہ راستہ سے ہٹ کر پڑاؤ ڈالنا چاہئے۔) اور نہ ہی راستہ میں قضاء حاجت (بول و براز) کیا کرو۔"

اس مضمون کی ایک حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ " . قَالُوا وَمَا اللَّعَّانَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ " الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ "[24]

"بچو تم لعنت کے دو کاموں سے۔ (یعنی جن کی وجہ سے لوگ تم پر لعنت کریں) لوگوں نے کہا: وہ لعنت کے دو کام کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تو راہ میں (جدھر سے لوگ جاتے ہوں) پائخانہ کرنا، دوسری سایہ دار جگہ میں (جہاں لوگ بیٹھ کر آرام کر لیتے ہوں) پائخانہ کرنا۔"

حدیث میں بیان کردہ ایسی جگہیں ہیں جہاں اگر صفائی کا انتظام نہ ہو تو مختلف بیماریاں پھیلنے کا اندیشہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔

---

21. Al-Qur'ān 31:19

22. Al-Qur'ān 17:110

23. Sulaīmān bin al-Ash'ath, Abū Dā'ūd, Sunan Abū Dā'ūd, kitāb al Tahārah,(Beirut: Dār Alfīkar, 1414AH/1994),Hadith:26; Muhammad bin Yazīd, al-Qazvīnī, Ibn Mājah, Al-Sunan,(Beirut: Dār Alfīkar, nd), Hadith: 3773

24. Muslim bin Hajjāj, al-Qushayrī, Sahīh Al-Muslim, kitāb al Tahārah,bab alnahi 'an altakhalī fī altarīq walẓlāl ,(Karachi: Maktaba Al Būshra, 2011), Hadith:106

3.2 پانی کی حفاظت اور آلودہ ہونے سے بچانا:

ہوا اور پانی دونوں آب و ہوا کے نام سے ماحول کا حصہ ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے انکی حفاظت کی تعلیم دی ہے اور انہیں آلودہ کرنے سے منع کیا ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

" لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ "[25]

"تم میں سے کوئی ٹھہرے پانی میں پیشاب نہ کرے، جو بہتا نہیں اور پھر اس میں غسل کرے۔"

آپ ﷺ کی مبارک تعلیمات میں آبی آلودگی کا سدباب کرنے کا پورا سامان موجود ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان ہدایات پر عمل کیا جائے۔ اور ہم اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَاءِ وَالْكَلَإِ وَالنَّارِ، وَثَمَنُهُ حَرَامٌ"[26]

" تین چیزوں میں سارے مسلمانوں کی شرکت (ساجھے داری) ہے: پانی، گھاس اور آگ، ان کی قیمت لینا حرام ہے"

اسی طرح پیاسے کو پانی سے محروم رکھنے کو قابل سزا جرم قرار دیا۔ آپ ﷺ نے نہ صرف لوگوں کو پانی کو آلودہ ہونے سے بچانے کی ہدایت کی بلکہ پانی کے تحفظ کے لئے احتیاطی تدابیر بھی اختیار کرنے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے پانی کے ضیاع کو اسراف قرار دیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: "رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَتَوَضَّأُ فَقَالَ لَا تُسْرِفْ لَا تُسْرِفْ"[27]

"رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا تو ارشاد فرمایا اسراف نہ کرو، اسراف نہ کرو"

انسانی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ پانی کی حفاظت کریں کیونکہ یہ ہم سب کی مشترکہ ضرورت ہے اور اس پر تمام مخلوقات کا حق ہے۔ اسلام نہ صرف پانی کو محفوظ اور صاف کرنے کی تعلیم دیتا ہے بلکہ اس کے بے جا استعمال اور ضائع ہونے سے بھی منع کرتا ہے۔

3.3 زمین کی حفاظت:

حضور ﷺ نے زمین کے درست استعمال کی ترغیب بھی دی ہے۔ زمین سے مراد ہر وہ چیز ہے جو انسان کے قدموں کے نیچے ہو یعنی، "کل ما اسفل فھو ارض"[28]۔ آپ ﷺ نے بیج بونے یا پیاسی زمین کو سیراب کرنے کے کاموں کو نیکی اور احسان والے اعمال قرار دیا ہے، جیسا کہ سعید بن زیدؓ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

"مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ"[29]

"جو شخص کسی غیر آباد زمین کو آباد کرتا ہے تو وہ اس کی (ملکیت) ہے۔"

لہذا جو کوئی بھی غیر آباد زمین کو سیراب کرتا ہے تو وہ اس کی ملکیت شمار ہوتی ہے۔

---

25. Muhammad bin. Ismāʿīl, Al-Bukhārī, Sahīh Al Bukhārī, kitāb al-ūḍūʾ, bāb al-būl fī al-māʾ al-dāʾim, (Riyādh: Darussalām.2000), hadith: 239

26.Muhammad bin Yazīd, al-Qazvīnī, Ibn Mājah, Al-Sunan, kitāb al-rᵊūn,bāb al-mslmūn šrkāʾ fī t̲lāt̲,(Beirut: Dār Alfīkar, nd), Hadith: 2472

27.Ibn Mājah, Al-Sunan,kitāb al-ṭhārẗ ū snnhā, Hadith:424

28. Muhammad bin Muhammad bin Abdul Razāq, al Zūbidī, Tāj al-ʿrūs min Jawāhir al-Qāmūs, bab al-ālif , Taḥqīq: Majmūʿta min al-muḥqaqīn,(Cairo: Dār al-Hidāya,1404 AH/1984):307

29.Ahmad bin Muhammad bin Hanbal, Masanad Ahmad, 3:313 ; Abū Dā'ūd, Sunan Abū Dā'ūd: 3073

3.4 درختوں کی اہمیت اور کاٹنے کی ممانعت:

شجر کاری زمینی اور فضائی آلودگی کے تدارک میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ درخت لگانے کے ساتھ ساتھ اسلام نے یہ بھی تعلیم دی ہے کہ جو کارآمد درخت ہے اسے نہ کاٹا جائے، چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ:

" مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ " [30]

"جو شخص بیری کا درخت کاٹے گا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔"

علمائے کرام نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ، "جنگل کے ایسے درخت جن سے لوگوں کو سایہ حاصل ہوتا ہے یا جن سے چوپائے غذا حاصل کرتے ہیں انہیں جو کوئی ناحق کاٹے گا وہ جہنم رسید ہوگا۔"[31]

کوئی دوسرا ماحولیاتی قانون شجر کاری کی، اس طرح پُرزور تاکید اور اہمیت پر زور نہیں دیتا جیسا کہ اسلامی تعلیمات میں اس کی اہمیت بیان ہوئی ہے۔ درخت لگانا صدقہ جاریہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ " [32]

"جو بھی مسلمان پودا لگائے گا یا کھیتی باڑی کرے گا اور اس سے جو پرند انسان یا کوئی چوپایہ کھائے گا تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوگا۔"

حضرت عبداللہ بن حُبْشِیّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اسلام درختوں کی بوائی کی بہت تاکید کرتا ہے تاکہ ماحول صحت مند رہے۔ جو کوئی بنجر زمین کو قابل کاشت بناتا ہے اور اس میں کاشت کاری کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اس عمل کا اجر دے گا اور جب تک انسان اور جانور اس سے فائدہ اُٹھائیں گے وہ اس کے کھاتے میں بطور خیرات لکھ دیا جائے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"ما من مسلم يَغرس غَرسا إلا كان ما أُكل منه له صدقة، وما سُرق منه له صدقة، ولا يَرْزَؤُهُ أحد إلا كان له صدقة'. وفي رواية: 'فلا يَغرس المسلم غَرسا فيأكلَ منه إنسان ولا دَابَة ولا طير إلا كان له صدقة إلى يوم القيامة'، وفي رواية: "لا يَغرس مسلم غرسا، ولا يزرع زرعًا، فيأكل منه إنسان ولا دَابَة ولا شيء، إلا كانت له صدقة "[33]

"جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے تو اس میں سے جو کچھ کھایا جاتا ہے، وہ اس کے لیے صدقہ ہوگا، جو اس میں سے چوری ہو جاتا ہے، وہ اس کے لیے صدقہ ہوگا اور اس میں گر کوئی شخص کچھ کمی کرتا ہے، تو وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہوگا"۔ دوسری روایت میں ہے: "مسلمان کوئی پودا لگائے اور اس میں سے کوئی انسان، چوپایہ اور پرندہ کھالے، تو وہ قیامت کے دن اس کے لیے صدقہ ہوگا"۔ ایک اور روایت میں ہے: "جو مسلمان کوئی پودا لگائے یا فصل بوئے، تو اس میں سے جو بھی انسان یا چوپایہ یا کوئی اور شے کھائے، وہ اس کے لیے صدقہ ہے"

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو بھی مسلمان کوئی پودا لگائے یا فصل بوئے اور اس میں سے کوئی جان دار مخلوق کھالے، تو اسے اس پر ثواب ملتا ہے، یہاں تک کہ اس کی وفات کے بعد بھی اس کے اس عمل کا ثواب اس وقت تک جاری رہتا ہے، جب تک اس کی یہ کھیتی اور لگایا ہوا درخت باقی رہتا

30.Abū Bakar Ahmad bin Hūssaīn Al-Bayhaqī Al-Sunan al-Kabīr, (Beirut: Dār al Kutub al-Elmīā, 1424 A.H/2003), 9:160

31.Muhammad bin Ahmad bin Abū Bakar, Qurtabī, Al- Jami'l Ahkām ul Qura'ān Ba Marūf Tafsīr Qurtabī, Translators: Pīr Muhammad Karanmmm Shah Al Azharī & others,(Lahore: Zai' ul Qura'ān Publications.2012).7:87

32. Al-Bukhārī, Sahīh Al Bukhārī, kitāb al-mzārʿta, bāb fḍl al-zrʿ wālġrs aḏā akl mīnh, Hadith: 6012

33. Al-Qushayrī, Sahīh Al-Muslim, Kitābu al-Msāqāẗ. Hadith: 978

ہے۔اس حدیث میں کھیتی کرنے اور پودے لگانے کی ترغیب دی گئی ہے۔کیوں کہ کھیتی کرنے اور پودے لگانے میں بہت سی خیر مضمر ہے۔اس میں دینی فائدہ بھی ہے اور دنیاوی بھی۔اگر اس میں سے کوئی کھالے، تو وہ اس کے لیے صدقہ ہو گا۔اس سے عجیب تر یہ کہ اگر اس میں سے کسی چورنے کچھ چرالیا، مثلاکوئی شخص کھجور کے پودے پاس آکر اس میں سے کھجوریں چرالے، تو اس کھجور کے مالک کو اس پر بھی اجر ملے گا، اگرچہ اسے اگر اس چور کا پتہ لگ جائے، تو وہ اس کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کر دے گا۔اس کے باوجود اللہ تعالیٰ اس چوری کے بدلے میں قیامت کے دن تک اس کے لیے صدقہ کا ثواب لکھ دیتا ہے۔اسی طرح جب کھیتی کو جانور یا کیڑے مکوڑے کھاجائیں، تو یہ بھی صدقہ شمار ہو گا۔حدیث بالخصوص مسلم کا ذکر اس لیے ہوا ہے کہ وہی درحقیقت دنیاو آخرت میں صدقہ کے ثواب سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ أَحيَى أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ" 34

"جس نے بنجر زمین آباد کی وہ اسی کی ملکیت ہوئی۔"

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى أَرْضٍ فَهِيَ لَهُ" 35

"جس نے بنجر زمین کے ارد گرد دیوار سے احاطہ بنالیا وہ زمین اسی کی ہو گی۔"

ان احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اسلام نے شجر کاری اور ماحول کے تحفظ کو اجر کے ساتھ منسلک کیا ہے۔چنانچہ جب ایک مسلمان ایک درخت اُگاتا ہے تو اس سے نہ صرف ماحول صاف ہوتا ہے بلکہ آخرت میں اسے اس کا اجر بھی ملے گا۔اس لئے اسلامی تعلیمات میں درخت لگانے کی خصوصی ہدایت دی گئی ہے اور اسے ثواب اور صدقہ جاریہ کا ذریعہ بتایا گیا ہے

3.5 اُونچی آواز میں وعظ اور بات کرنے کی ممانعت:

حضور ﷺ نے اونچی آواز میں بولنے کے علاوہ فضول بولنے کو بھی ناگوار تصور کیا ہے اور خاموشی کو پسندیدہ عمل بتایا ہے۔ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"مَنْ صَمَتَ نَجَا" 36

"جو خاموش رہا نجات پا گیا۔"

ضرورت سے زیادہ بلند آواز سے بولنا بھی ایذارسانی کی ایک صورت ہے، یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت جیسی عبادت کو بھی ضرورت سے زیادہ بلند آواز میں ناپسند کیا گیا ہے جس سے دوسروں کی عبادت میں خلل آئے یا تکلیف کا باعث ہو۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

"مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ فَقَالَ إِنِّي أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ قَالَ ارْفَعْ قَلِيلًا وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ قَالَ إِنِّي أُوقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ قَالَ اخْفِضْ قَلِيلًا ." 37

34. Muhammad bin Musā, Tirmīdhī, Jami'at-Tirmidhī, (Beirut: Dār aiḥyāʾ al-tart al-ʿarbī, nd), Hadith:1395 Beirut:
35. Abū Dā'ūd,, Sunan Abū Dā'ūd, kitāb al-ādb,bāb fī qaṭaʿi al-sīdar,Hadith:3053
36. Ahmad bin Muhammad bin Hanbal, Masanad Ahmad,2:159
37. Tirmīdhī, Jami'at-Tirmidhī,,kitāb al-ṣalāt, bāb mā jāʾ fī qarāʾt al-laīl, Hadith:428

"(رات کو) آپ کے پاس سے میرا گزر ہوا تو آپ ہلکی آواز میں تلاوت فرما رہے تھے، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس (ذات) کو سناتا ہوں جس سے میری سرگوشی رہتی ہے، تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: (آواز کو) تھوڑا سا بلند کر دو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: آپ کے پاس سے بھی میرا گزر ہوا تو آپ بہت بلند آواز میں تلاوت فرما رہے تھے، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں سوتے کو جگاتا ہوں اور شیطان کو بھگاتا ہوں، تو حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: (اپنی آواز کو) تھوڑا پست کر دو۔"

نبی کریم ﷺ نے وعظ و نصیحت میں بھی آواز کو پست رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ حضرت ابو نضرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

" أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لِقَاصِّ الْمَدِينَةِ : "ضَعْ صَوْتَكَ عَنْ جُلَسَائِكَ، وَتَحَدَّثْ مَا أَقْبَلُوا عَلَيْكَ بِوُجُوهِهِمْ، فَإِذَا أَعْرَضُوا عَنْكَ فَأَمْسِكْ، وَإِيَّاكَ وَالسَّجْعَ فِي الدُّعَاءِ" [38]

"ایک دن امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مدینہ کے واعظ سے کہا: اپنی آواز کو شرکاء مجلس کے سامنے پست رکھو، اور ان سے وعظ و نصیحت کرو جو آپ کے سامنے موجود ہیں، اگر وہ آپ سے چلے جائیں تو وعظ و نصیحت کو روک دو، اور دعا میں الفاظ کی بناوٹ (تک بندی) سے دور رہو۔"

حضرت عطاء بن اَبی رباحؒ (مشہور تابعی ہیں) فرماتے ہیں: "ينبغي للعالم أن لا يعدو صوته مجلسه" [39]

"عالم کو چاہیے کہ اس کی آواز اس کی اپنی مجلس سے آگے نہ بڑھے۔"

اگر اسلامی تعلیمات کے مطابق موقع و محل کی مناسبت سے بقدر ضرورت آواز استعمال کر کے انسان اپنے مقصد کو پورا کرے، تو صوتی آلودگی سے ہم اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

اسلام انسان کو پیدائش سے لے کر موت تک صاف ستھرا رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے زندگی کے تمام مسائل میں اپنی اُمت کو ہدایت کا سامان مہیا کیا ہے۔ ماحولیاتی آلودگی جدید دور کے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ ہے۔ لہذا ہم سب کو ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اس مسئلے کے دیرپا حل کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور ہر قسم کی آلودگی سے پیدا ہونے والے مسائل کے تدارک کیلئے سیرت النبی ﷺ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

5. سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں ماحول کی صفائی: سب کی ذمہ داری:

قدرتی ماحول کا تحفظ حکومت اور عوام کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ ماحولیاتی مسائل کی وجہ سے نسل انسانی کو اپنی بقا کا مسئلہ درپیش ہے اور اس وقت دنیا ایک عظیم فساد کی زد میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ" [40]

"خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا ہے انسان کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے۔"

انسان زمین پر خلیفہ ہے۔ اس زمین کی حفاظت کرنا اور ماحول کی خرابی دور کرنے کے لئے تدبیریں کرنا ہماری ذمہ داریوں میں سے ہے۔ اللہ خود فرماتے ہیں کہ:

"وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ" [41]

"اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ، اس کے سنورنے کے بعد"

---

38. Umar Shaba al-Namirī, Tārīkh Madīna Al-Munawara, Tahqīq: Fahīm Muhammad Shaltūt,(Beirut: Dār Alfīkar,1410 AH),1:13

39. Abdul Karīm bin Muhammad, al-Samʿānī, Ādb al- Āmlāʾ wālā stamlā ,Tḥqīq:Saʿīd Muhammad al-lḥām,(Beruit,: Maktbta al-Hilāl,1409AH/ 1979):61

40. Al-Qur'ān 30:41

41. Al-Qur'ān 7:56

اس طرح اللہ تعالیٰ نے زمین پر موجود اشیاء کو اس کی رونق بنایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا" [42]

"روئے زمین پر جو کچھ ہے (حیوانات، نباتات، جمادات وغیرہ) اسے ہم نے زمین کے لئے رونق بنادیا ہے۔"

لہٰذا روئے زمین پر جو کچھ ہے، آپ ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں اُن کی حفاظت کرنا اور انہیں صحیح طریقے پر استعمال کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

4.1 حکومت کی ذمہ داریاں:

ترقی یافتہ ریاستیں سماجی عدم مساوات اور ماحولیاتی مسائل کے حل کے لیے اپنی تمام توانائی صرف کرتی ہیں۔ ریاست ہی اس بات کی ضامن اور ذمہ دار ہوتی ہے کہ وہ سماجی مساوات پر مبنی مالی وسائل کی تخصیص اور ماحولیاتی تحفظ کو یقینی بنائے جس کی تین بنیادی وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ یہ کہ حکومت ہی تمام ریاستی وسائل بشمول ماحولیاتی وسائل مثلاً ہوا، پانی اور زمین کی مالک و مختار ہے اس لیے ماحول کا تحفظ بھی اسی کی ذمہ داری ہے۔ دوم یہ کہ ماحولیاتی آلودگی بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ اس لیے یہ حکومت ہی کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام بین الاقوامی قوانین کی پاسداری کرے اور سوم یہ کہ معاشی سرگرمیاں ہی ماحولیاتی آلودگی کا باعث بنتی ہیں اور اِن معاشی سرگرمیوں میں مصروف نجی شعبہ کی نظر صرف اپنے منافع پر ہی مرکوز ہوتی ہے اس لیے وہ ماحولیاتی تحفظ کو اپنی ترجیحات میں شامل نہیں کرتے۔ ایسے حالات میں یہ حکومت کے لیے ہی ممکن ہے کہ وہ ایک ایسا طریقہ کار وضع کرے جو نجی شعبہ کو ماحولیاتی تحفظ پر مجبور کرے۔

یہ بات اہم ہے کہ غربت معاشی ترقی اور ماحولیاتی آلودگی کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ پائیدار معاشی ترقی تبھی ممکن ہے جب ماحول، اقتصادیات اور معاشرے کے سماجی مسائل کا کوئی مشترکہ حل ڈھونڈا جائے۔ اس لئے حکومت کی ذمہ داری ہے کہ قدرتی وسائل اور ذرائع کا استعمال ایک مقدس امانت کے طور پر کیا جائے۔ اس سلسلے میں حکومت جو بھی طریقہ کار واضح کرے، اس پر سختی سے عمل درآمد کرائے۔

پائیدار ترقی اور ماحولیاتی تحفظ کے لیے کی تمام ملکی اور غیر ملکی کارپوریشنز کو قانون کے شکنجے میں لانا بھی اشد ضروری ہے۔ بہت سی غیر ملکی کمپنیاں صرف اس وجہ سے تیسری دنیا میں کاروبار کرتی ہیں کیونکہ یہاں انہیں کم اُجرت پر مُلازم مل جاتے ہیں جبکہ ماحولیاتی تحفظ کے قوانین بھی کچھ زیادہ سخت نہیں ہوتے۔ لہٰذا ان ملٹی نیشنل کمپنیوں کو لگام ڈالنا بھی ضروری ہے۔

حکومت کے ماتحت اداروں سمیت تمام لینڈ ڈویلپرز کو پابند بنایا جائے کہ ہر دو گھروں کے درمیان جگہ پر ایک درخت لازم لگایا جائے ۔ہاؤسنگ سکیموں کے چھوٹے 'بڑے پارکوں میں آرائشی پودوں کی بجائے روایتی درخت لگائے جائیں جبکہ موجودہ پارکوں سے آرائشی پودوں کو مکمل طور پر ختم کرکے وہاں روایتی درخت لگائے جائیں۔ فیکٹریوں اور کارخانوں کو پابند کیا جائے کہ وہ صنعتی فضلے کو ندی 'نالوں میں ڈالنے کی بجائے عالمی معیار کے مطابق کارخانوں سے خارج ہونے والے پانی میں سے صنعتی فضلے کو الگ کرنے کے لیے فلٹرنگ پلانٹس لگائیں۔

انسانی سرگرمیوں اور تعمیر و ترقی کے ماحوالیات پر اثرات مرتب ہو رہے ہیں لہٰذا حکومتی اداروں کو ایسے قوانین بنانے چاہیے کہ قیمتی ماحولیاتی وسائل کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے۔ حکومت کو ماحول کو نقصان پہنچانے والوں کے لئے سخت سے سخت سزا تجویز کرنے کے لئے قانون سازی کرنی چاہیے۔ حکومت کے متعلقہ اداروں کو بڑھتی ہوئی موسمیاتی تبدیلیوں کے رجحانات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے ایک جامع پالیسی تشکیل دینی چاہیے، جو کہ ملک کے تمام حصوں کیلئے فائدہ مند ہو اور مستقبل قریب میں ملک کو موسمیاتی تبدیلیوں سے رونما ہونی والی قدرتی آفات اور آلودگی سے بچایا جا سکے۔

---

42. Al-Qur'ān 7:18

علاوہ ازیں ماحول کی بہتری کے لئے حکومت کو چاہیے کہ جنگلات کی بے دریغ کٹائی کو سختی سے روکے۔ جنگلات کا رقبہ بڑھانے کی کوشش کرے۔ شجر کاری کی مہمات چلائے، دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں پر پابندی لگائے اور عوام کو زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کی ترغیب دیں۔

4.2 علمائے دین کی ذمہ داریاں:

ماحولیاتی آلودگی کے معاملے میں آگاہی دینے کے لئے ہم مساجد کے منبر بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ جمعہ کے خطبہ میں ماحول اور طہارت وصفائی سے متعلق آیات وواقعات کو دلیل بنا کر اس بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ علماء کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کے بارے عوام میں شعور بیدار کریں۔ لوگوں کو قرآن مجید کی آیات اور وہ احادیث مبارکہ کے بارے میں تعلیم دیں، جن کا تعلق واضح طور پر ماحول سے ہے۔ علمائے دین اپنے خطبوں، تقاریر اور دیگر تقریبات کے موقع پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ کائنات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امانت ہے، ہم اس سے فائدہ ضرور حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس میں خیانت کرنا یا اس کو تباہ کرنا ایک غیر اسلامی امر ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں ذہنی وفکری تبدیلی لانے کے لیے دو سطحوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک سطح تو یہ ہے کہ اس آگہی کے فروغ کے لیے ایسے لوگوں میں کام کیا جائے جو جدید دنیا اور اسلام دونوں کو گہرائی کے ساتھ سمجھتے ہوں۔ نتیجے کے طور پر وہ عامۃ الناس کے ذہنوں کو بدلنے کا کام کریں گے دوسرے عوامی سطح پر ہمیں اس امر کی ضرورت ہے کہ ہم فعال افراد پر مشتمل ایسے گروپ تشکیل دیں جو اپنے ارد گرد موجود ماحول کو محفوظ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔

4.3 تعلیمی اداروں کی ذمہ داریاں:

تعلیمی ادارے جو قوم کے اخلاق کی ہمہ گیر تعمیر و تشکیل اوراور افرادی قوت کی تمام تر مخفی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے ضامن ہیں، ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے میں مرکزی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ہمارے نصاب میں ماحول کی صفائی اور اس کو آلودگی سے بچانے کے بارے میں کافی مواد موجود ہے۔ اگر اساتذہ کرام اس طرف مناسب توجہ دیں تو ماحولیاتی آلوودگی کے مسائل کو کافی حد تک کم کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ تعلیمی اداروں کے سربراہان اور اساتذہ کی یہ اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ طلباء میں ماحول کو صاف کرنے کا شعور بیدار کریں۔ اس سلسلے میں نہ صرف شجر کاری مہم میں بھرپور حصہ لیں بلکہ درختوں کی حفاظت کے لئے بھی اقدامات اُٹھانے چاہیے۔

4.4 فیکٹری اور بھٹہ مالکان کی ذمہ داری:

فیکٹری اور بھٹہ مالکان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ حکومت کی طرف سے دی ہوئی ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔ اُنہیں چاہیے کہ چمنیوں میں مطلوبہ فلٹر کا استعمال کریں۔ اکثر کارخانوں، فیکٹریوں اور خشت بھٹوں میں اس کا خیال نہیں رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس پر زائد رقم خرچ ہوتی ہے۔ لیکن انہیں سمجھ جانا چاہیے کہ بغیر حفاظتی آلات کے کارخانوں اور بھٹوں کو چلانا عوام کی صحت سے کھلواڑ کھیلنے کے مترادف ہے اور ان کی وجہ سے عوام کو جو تکالیف، بیماروں یا دوسرے مسائل کی صورت میں جھیلنی پڑتی ہیں اس کے ذمہ دار یہ لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس پر پکڑ ہوگی۔ لہٰذا ان کا فرض ہے کہ عوام کی صحت کا خیال رکھتے ہوئے حفاظتی تدابیر اختیار کرنے سے پہلو تہی اختیار نہ کریں اور حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات پر عمل کرنا چاہیے۔

4.5 بحیثیت شہری ہماری ذمہ داریاں:

اسلام نے ماحولیات کے مسائل پر مومنوں کی بہت اچھے طریقے سے رہنمائی فرمائی ہے اور انہیں ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کرنے کی ترغیب دی ہے۔ اسلام میں جسم ولباس کی صفائی، گھر، گلی، محلے اور عوامی مقامات کی صفائی کے بارے میں واضح احکامات موجود ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ایک شخص نے راہ میں (کانٹوں کی) شاخ دیکھی تو کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس کو مسلمانوں کے آنے جانے کی راہ سے ہٹادوں گا تاکہ ان کو تکلیف نہ ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کر دیا۔"[43]

اس حدیث میں راستے سے مراد وہ تمام بری، بحری یا فضائی راستے مراد ہیں۔ اسی طرح ضرر رساں چیز سے مراد ہر وہ چیز ہے جو باعث تکلیف ہو۔ سڑکوں پر پھینکا جانے والا کوڑا کرکٹ ہو یا کارخانوں کی چمنیوں سے نکلنے والا دھواں، صوتی آلودگی ہو، فضائی آلودگی ہو، آبی آلودگی ہو یا ٹریفک کا بے ہنگم رش اور شور، یہ سب ماحول کو آلودہ کرنے والی چیزیں ہیں اور ان سے معاشرے کو پاک رکھنے کا شریعت نے حکم ارشاد فرمایا ہے۔ اس کا اہتمام کرنے والا شریعت کی نظر میں قابل تعریف ہے۔

4.6 فضائی آلودگی، شجر کاری اور ہماری ذمہ داری:

درخت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اسی لئے اسلام میں ایک طرف درختوں کی کٹائی سے منع کیا گیا ہے اور دوسری جانب شجر کاری کی ترغیب دی گئی ہے۔ درختوں کی کٹائی کی ممانعت کی وجہ اس لئے ہے کہ درختوں اور پودوں کا نظام آسمان سے پانی برسنے کا سبب بنتا ہے، اس سے ہواؤں کی رفتار میں اعتدال پیدا ہوتا ہے اور درجۂ حرارت میں تخفیف ہوتی ہے۔ اسلام نے بلاوجہ درخت کاٹنے کو فساد فی الارض سے تعبیر کیا ہے ۔ درخت لگانا ایک طرح کا صدقہ ہے۔ "حضرت امام احمد ابن حنبلؒ نے حضرت ابو درداء سے نقل کیا ہے کہ حضرات صحابہ کرام صدقہ کی نیت سے درخت لگانے کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔"[44]

آج پوری دنیا میں موسمیاتی تبدیلیاں درختوں کی بے دریغ کٹائی کی وجہ سے آرہی ہیں۔ یہ ہماری اولین ذمہ داری ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درخت اُگائیں اور حکومت ہر سال شجر کاری کی جو مہم چلاتی ہے اس میں بھرپور حصہ لیں کیونکہ یہی واحد ذریعہ ہے جس کی وجہ سے ہم آلودگی کو بڑی حد تک کم کر سکتے ہیں۔ درختوں کی ملکیت سرکاری ہو یا نجی ان کی حفاظت کرنا ہمارا قومی فریضہ ہے۔

4.7 پانی کا تحفظ اور ہماری ذمہ داری:

تمام جانداروں کی زندگی کا دارومدار پانی پر ہے۔ اسی لئے اسلام نے پانی پر کسی ایک شخص کی اجارہ داری کو قبول نہیں کیا ہے اور اس کے بقا کی ذمہ داری بھی سب پر ڈالی ہے۔ پانی کو آلودگی سے بچانے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے سب سے زیادہ موثر اور منصفانہ تعلیمات دی ہیں۔ پانی کو ضائع کرنے سے روکا گیا ہے، ٹھہرے یا بہتے ہوئے پانی میں پیشاب اور پاخانہ کرنے کو منع کیا گیا ہے، یہاں تک کہ اس میں پھونکنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ اسلام نے پانی کے قریب نجاست سے بھی منع کیا ہے اس لئے غلاظت کو ندی نالوں میں بہانا بھی جائز نہیں۔ آج کل ندی نالوں میں آلودگی کا ایک سبب گندگی کا ندی نالوں کے اندر بہایا جانا ہے۔ لہٰذا عوام کو اپنی ذمہ داری کا احساس کر کے پانی کو آلودہ ہونے سے بچانے کے لئے آپ ﷺ کی ہدایات پر عمل کرنا ہوگا۔

43.Al-Qushayrī, Sahīh Al-Muslim, Hadith: 175

44. Nūr- ud-dīn ʿlī bin abی Bakar bin Sulemān,āl-Hīshmī,"Majmaʿ al-Zawāʾid ū Manbʿ al-Fawāʾid ,Muḥqaq,Hasām- ud-dīn al-Qudasī ,(Cairo: Maktabah al-Qudasī, 1414AH/ 1994),4:68

4.8 زمینی آلودگی اور ہماری ذمہ داری:

اس کائنات کی تخلیق اللہ تعالیٰ نے کی ہے۔ انسان کی تخلیق بھی اللہ تعالیٰ نے زمین سے فرما کر اس کی جملہ جسمانی ضروریات کو بھی اسی زمین کے ساتھ وابستہ فرمادیا ہے اور اسے آباد بھی اسی زمین میں فرمایا ہے۔ اس حقیقت کی طرف قرآن حکیم اشارہ فرماتا ہے: "هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا" [45]

"اس نے تمھیں زمین سے پیدا کیا اور اسی میں تمہیں آباد کیا۔"

اللہ تعالیٰ نے یہاں فتنہ و فساد برپا کرنے سے منع فرمایا ہے اور اعتدال کی زندگی گزارنے کا حکم دیا ہے۔ دراصل فساد، نظام فطرت میں تبدیلی لانے، انسانی ماحول کی صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کے لئے اللہ نے جو انتظام و انصرام کیا ہے، اس کی خلاف ورزی کرنے کا نام ہے۔ اہل لغت فساد کی تعریف کرتے ہوئی لکھتے ہیں:

"الفساد فی اصل اللغة: هو تغير الشيئ عن الحال السليمة خرو عن الاعتدال فهو ضد الصلاح، يقال فسد اللبن والفاكهة والهواء" [46]

"فساد کا معنی لغت میں کسی چیز کی حالت سلیم کا بدل جانا اور اعتدال سے نکل جانا ہے "فساد"، "اصلاح" کی ضد ہے، کہا جاتا ہے: فساد کا معنی درست حالت میں نہ ہونا، تناسب میں بگاڑ ہونا۔"

لہٰذا جو لوگ قوانین فطرت کو بدلنا چاہتے ہیں اور نظام فطرت کو درہم برہم کرنے میں لگے ہوئے ہیں اسلامی نقطہ نظر سے عظیم فسادی ہیں۔ زمین میں فساد پھیلانے سے مراد اس کے قدرتی حسن کو تباہ کرنا اور تناسب کو بگاڑنا ہے۔ زمین کے حسن اس کے جنگلات ہیں لہٰذا خواہ مخواہ جنگلات کا صفایا نہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ حیاتی کرّہ کی حفاظت کیلئے ہم سب کو بہت بڑی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ہمیں نہ صرف زمیں پر موجود اشیاء کی حفاظت کرنی ہوگی بلکہ موجودہ مصنوعی زندگی کو چھوڑ کر فطری زندگی کی طرف لوٹ کر آنا ہوگا۔ آلودگی کے مسئلے پر قابو پانے کے لئے ہمیں ہوٹلوں، ریستورانوں، مساجد یا ذاتی دعوتوں میں پلاسٹک برتنوں کا استعمال ترک کرنا ہوگا۔ ہمیں پودوں یا مٹی سے بنے برتنوں کو ان کے متبادل کے طور پر استعمال کرنا ہوگا اور پلاسٹک تھیلوں کی بجائے کپڑے سے بنے تھیلوں کا استعمال کرنا ہوگا۔

4.9 صوتی آلودگی اور ہماری ذمہ داری

عہد حاضر کا ایک بڑا مسئلہ شور کی آلودگی بھی ہے۔ ٹریفک، موٹر گاڑیوں اور کارخانوں کے شور کے سبب بہرے پن کی شکایت روز بروز عام ہوتی جارہی ہے۔ ٹریفک میں پھنسی گاڑیاں غیر ضروری طور پر ہارن بجاتی ہیں۔ اس سے ہمیں بچنا ہوگا۔ اس کے علاوہ ہماری مساجد سے مائیک کے ذریعے بلند آواز میں اذان، خطبہ اور اعلانات ہوتے ہیں۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم مساجد سے بلند ہونے والی آواز کو اعتدال میں رکھیں کیونکہ حد سے زیادہ بلند آواز دل کے مریضوں کے لئے بھی تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔ لہٰذا آذان و خطبات کے دوران آواز کی فریکونسی اتنی ہونی چاہیے جو صرف محلے والے سن سکیں۔

---

45. Al-Qur’ān 11:61

46. Hassan bin Muhammad, Raghib al Asfahanī, Almufrīdāt fī Gharīb Al-Qur’ān wal Qamūs ul Mūhīṭ wa Esas a Baligha ,Ref: al Mudkhil al Fiqhī al A‘ām by Mustafa Ahmad a Zarqa,(Damascus: Dar al Qalam 1425AH/ 2004),2:673

بحیثیت شہری ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ماحولیاتی آلودگی کو ختم کرنے میں حکومتی اور دوسرے اداروں سے تعاون کریں اور اس سلسلے میں ہر اول دستے کے طور پر کام کریں۔ کیونکہ قومی و ملکی سطح پر کوئی بھی اچھا مقصد اُس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا، جب تک عوام اُسے انفرادی اور اجتماعی طور پر حاصل کرنے کے لئے باشعور کوشش نہ کریں۔

6. خلاصہ:

نسل انسانی کو اپنی بقا کے لیے سب سے بڑا خطرہ ماحولیاتی آلودگی سے ہے۔ موسمیاتی تبدیلیاں، درجہ حرارت میں اضافہ، خشک سالی، طوفان، سمندر کی سطح میں اضافہ، ماحولیاتی آلودگی، سیلاب اور دیگر قدرتی آفات انسانی عوامل کی وجہ سے ہیں۔ جنگلات کا کٹاؤ ماحول کے آلودہ ہونے کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ درختوں کا کٹاؤ آلودگی میں اضافے کے ساتھ ساتھ انسانی زندگیوں اور جنگلی حیات کو بہت متاثر کر رہا ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات میں درختوں کو کاٹنے کی واضح ممانعت آئی ہے حتیٰ کہ حالت جنگ میں بھی درخت کاٹنے سے منع کیا گیا ہے۔ مسلمان فوجوں کو اس بات کی ہدایت تھی کہ وہ شہروں اور فصلوں کو برباد نہ کریں۔ ماحول کو آلودگی سے بچانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ حکومت کے ساتھ ساتھ یہ ہماری بھی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو قیمتی درخت کاٹنے سے روکیں۔ لوگوں میں زیادہ درخت اُگانے اور اس کے فوائد کے بارے میں آگاہی مہم چلائیں اور یہ کام پڑھے لکھے لوگ بخوبی سر انجام دے سکتے ہیں کیونکہ عوام ہی اپنے ملک کو قدرتی وسائل سے مالامال کر سکتے ہیں۔ سیرت طیبہ ﷺ ہمیں اعتدال پسندی کی تلقین کرتی ہیں اور اسلام انسانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے تمام اعمال مثلاً کھانے، پینے، کمانے، خرچ کرنے، صنعتی پیداوار اور اس کے استعمال وغیرہ، سب میں جن کا تعلق قدرتی وسائل سے آتا ہو اور آخر کار جو ماحول پر اثر انداز ہوتے ہوں، ان میں اعتدال سے کام لیں۔ ماحول کا تحفظ صرف حکومت کی ذمہ داری ہی نہیں بلکہ زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی اجتماعی ذمہ داری بھی ہے۔ عالمی ماحولیاتی تبدیلیاں بڑی تیزی سے انسانی زندگی پر اثر انداز ہو رہی ہے جس کی وجہ سے عالمی حدت اور آلودگی کے نتیجہ میں آب و ہوا کو بتدریج نقصان پہنچ رہا ہے۔ کارخانوں میں ٹریٹمنٹ پلانٹ نہ ہونے کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے لہذا انہیں بھی حفاظتی اقدامات اپناتے ہوئے ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے میں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اپنے ارد گرد کے ماحول کو صاف ستھرا بنا کر معاشرہ کو صحت مند بنایا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں یونیورسٹیوں، کالجوں اور سکولوں کی شمولیت سے شجرکاری کے حوالے سے بہت مدد لی جاسکتی ہے۔ اگر حکومتی ادارے اپنی ذمہ داری کا احساس کریں اور عوام اپنے سماجی رویوں میں تبدیلی لائیں تو ماحولیاتی آلودگی اور دیگر تمام مسائل کو حل کیا جاسکتا ہے ۔ ہماری اولین ذمہ داری ہے کہ آئندہ نسلوں کے لئے ماحولیاتی آلودگی سے پاک ماحول بنائیں اور یہ حکومت وقت اور عوام، اہل سیاست و مذہب الغرض سب کا مشترکہ کام اور ذمہ داری ہے۔ اس حوالے سے قومی شعور کو بیدار کرنے اور ماحول کے بارے میں ہمیں اپنے رویوں میں مثبت تبدیلیاں لانے کی بھی ضرورت ہے کیونکہ یہ ہماری مذہبی، قومی اور معاشرتی ذمہ داری ہے کہ ہم ماحول دوست ہوں۔

7. ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام کے لئے تجاویز وسفارشات:

ماحول کی صفائی ہم سب کی ذمہ داری ہے ۔ اس ذمہ داری کو احسن طریقے سے سر انجام دینے لئے ذیل میں چند ایسی تجاویز اور سفارشات پیش کی جاتی ہیں جن پر عمل کرکے ہم اپنے ارد گرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھ سکتے ہیں۔

1. سڑکوں اور عام جگہوں پر کوڑا کرکٹ نہ پھینکیں۔ ماحول دوست چیزیں استعمال کریں اور برقی الات وغیرہ کچرے میں نہ پھینکیں۔ ماحول دوست بنیں اور موٹر گاڑیوں کی بجائے سائیکل کے استعمال کو ترجیح دیں کیونکہ موٹر گاڑیوں کا دھواں ماحول کو آلودہ کرتا ہے۔ اس بات کو ہر کوئی یقینی بنائے کہ اس کے ارد گرد کا ماحول صاف ستھرا رہے۔

2. اگر معاشرے میں گندگی عام ہو جائے تو لوگوں کو چاہیے کہ حکام سے مل کر گندگی کو ختم کرنے کے لئے مشورے کرنے چاہیے اور رضاکارانہ طور پر کوڑا کرکٹ کو صاف کرنے میں مدد فراہم کرنی چاہیے۔ اس سلسلے میں محلہ اور گاؤں کی سطح پر کمیٹیاں بنائی جائیں۔ اس میں منتخب نمائندوں کے علاوہ خواتین کو بھی شامل کیا جائے۔ اس کے علاوہ مقامی آبادی کے ہر پڑھے لکھے شخص پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے گھر، محلے، گاؤں یا شہر میں مقامی آبادی کے ان پڑھ لوگوں کو ماحول کی صفائی کے بارے میں آگاہ کریں۔ سب سے زیادہ ضرورت اُس احساس ذمہ داری کو پیدا کرنے کی ہے جس کی وجہ سے ماحول بہتر ہو سکتا ہے اور وسائل کو تحفظ دیا جا سکتا ہے۔
3. حکومت کو چاہیے کہ وہ ماحولیاتی امور سے متعلق قوانین پر عمل درآمد کرائے۔ پرانے قوانین میں ترمیم کر کے نئے قوانین بنائے جائیں جن میں ماحول کو نقصان پہنچانے والوں کے لئے سخت سزائیں مقرر ہوں۔ گلی محلوں، بازاروں، کارخانوں، فیکٹریوں، ہسپتالوں کے فضلے کو ٹھکانے لگانے کا مناسب بندوبست کیا جائے اور روزانہ کی بنیاد پر اِس کو مانیٹر کیا جائے۔ کارخانوں اور فیکٹریوں کو شجرکاری مہم میں حصہ لینے کا پابند کیا جائے۔ خلاف ورزی کی صورت میں سخت سزا دی جائے۔ جو بھی خالی جگہ ہو وہاں درخت لگنے چاہیے۔
4. ملک کی معیشت کو مستحکم بنیادوں پر فروغ دینے کے لئے شجرکاری نمایاں اہمیت کی حامل ہے لیکن شجرکاری کی کامیابی اور درختوں کی پیداوار میں خود کفالت اس بات کا متقاضی ہے کہ ہر طبقہ فکر کے افراد، سرکاری اور نیم سرکاری محکمہ جات کے کارکن شجرکاری کی مہم میں بھرپور حصہ لیں۔ تعلیمی ادارے اس ضمن میں مرکزی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے اپنے ارد گرد معاشرے میں درخت اُگائیں یا اپنے علاقے میں چند درخت مخصوص کر لیں اور اُن کی دیکھ بھال کریں۔ اس عمل سے ایک خوبصورت اور سرسبز علاقے کے ذریعے ہم دوسروں میں بھی یہ جذبہ پیدا کر سکتے ہیں کہ وہ بھی اپنے علاقے کو سرسبز و شاداب بنائیں اور اپنے علاقے کے ماحول کو صاف رکھیں۔
5. پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور پانی کا تحفظ اور اسے آلودہ ہونے سے بچانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ کارخانوں، فیکٹریوں خصوصاً چمڑے کی صنعت اور سروس سٹیشنز پر پانی کو بہت بے دردی سے ضائع کیا جاتا ہے۔ اس کی روک تھام کے ایسا طریقہ کار وضع کرنا چاہیے کہ وہ استعمال شدہ پانی کو دوبارہ استعمال کے قابل بنائیں اور اس مقصد کے لئے ٹریمنٹ پلانٹ لگائے جائیں۔ اس کے علاوہ وہ جتنا زیر زمین پانی استعمال کریں اُسی کے مطابق ان سے رقم وصول کی جائے۔ اس مقصد کے لئے ٹیوب ویلوں اور پریشر پمپس پر پانی کے میٹر لگائے جائیں۔ اس کے علاوہ پارکوں، سکولوں اور عوامی مقامات پر استعمال شدہ پانی کا ایسا بندوبست کیا جائے کہ وہ وہاں ارد گرد موجود پودوں کے کام آئے۔
6. ہم سب کے لئے ضروری ہے کہ چند عادات پر عمل کرنا شروع کر دیں جیسا کہ اپنے ماحول کو صاف رکھیں۔ کوڑادان استعمال کرنے سے بھی معاشرے کو صاف کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ عوامی مقامات پر کوڑادان بہت کم ملتے ہیں اور اگر کوڑادان نصب بھی کر دیے جائیں تو لوگ انہیں صحیح طور پر استعمال نہیں کرتے ہیں بلکہ وہ ان میں گند پھینکنے کی بجائے باہر پھینکتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ لوگ اپنی دُکانوں اور گھروں کو صاف کرتے ہیں اور اس کے نتائج کی پرواکیے بغیر گند گلیوں میں پھینک دیتے ہیں۔ یہ بات بھی عیاں ہے کہ سکول سے لے کر یونیورسٹی سطح تک کے طلباء کوڑادان ہونے کے باوجود بھی گندگی زمین پر پھینکتے ہیں۔ لہٰذا اس عادت کو بدلنا ہو گا اور کوڑادان کا استعمال کرنا ہو گا۔
7. پرانی اور دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کو فی الفور سڑک سے ہٹا دینا چاہیے۔ سڑکوں کی حالت بہتر کر کے ایک جدید ٹرانسپورٹ سسٹم کا ہنگامی بنیادوں پر بندوبست کیا جانا چاہیے تاکہ سڑک پر گاڑیوں کی تعداد کو کم کیا جا سکے۔ بیٹری، شمسی توانائی اور گیس سے چلنے والی

گاڑیوں پر انحصار بڑھانا چاہیے تا کہ کوئلے، پٹرول اور ڈیزل کا استعمال کم کیا جا سکے۔ اس سے نہ صرف فضائی آلودگی کم ہو گی بلکہ صوتی آلودگی میں بھی کمی واقع ہو گی۔

8. تمام شہروں اور دیہاتوں میں ہفتہ صفائی منایا جائے تا کہ لوگوں میں صفائی کا شعور بیدار ہو کیونکہ صفائی کے لئے اجتمائی کوششیں زیادہ بار آور ثابت ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں خصوصی طور سکولوں اور کالجوں کی سطح پر طالب علموں کو ہفتہ صفائی اور ہفتہ شجر کاری کی مناسب ترغیب دی جائے اور ان طلبہ سے صفائی کا کام بطور سوشل ورک کرایا جائے۔